۵ تلک کی موت پر

پنڈت برج نرائن چکبست

پہلی بات : مرثیہ ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی مرنے والے کی خوبیاں بیان کر کے رنج و غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اُردو میں عام طور پر حضرت امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کی کربلا میں شہادت کے بیان پر کہی گئی نظم کو 'کربلائی مرثیہ' کہتے ہیں۔ کربلا کے شہیدوں کے علاوہ دیگر کسی شخص کی موت پر کہے جانے والے مرثیے کو 'شخصی مرثیہ' کہا جاتا ہے۔ اس کی کوئی خاص ہیئت (شکل) مخصوص نہیں۔ غالبؔ نے اپنے بھانجے عارفؔ کا، حالیؔ نے غالبؔ کا اور اقبالؔ نے داغؔ کا مرثیہ لکھا ہے۔ ذیل میں جنگِ آزادی کے ایک مشہور رہنما بال گنگادھر تلک کا مرثیہ دیا جا رہا ہے جسے چکبستؔ نے لکھا ہے۔

جان پہچان : پنڈت برج نرائن کا تخلص چکبستؔ تھا۔ وہ ۱۹؍جنوری ۱۸۸۲ء کو فیض آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ ان کا پیشہ وکالت تھا۔ انھوں نے اپنی شاعری میں قوم و وطن کی محبت کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ نظم کے شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں ہندوستانی تصوّرات کا رنگ ملتا ہے۔ 'آصف الدولہ کا امام باڑا، پھول مالا اور رامائن کا ایک سین' چکبستؔ کی مشہور نظمیں ہیں۔ 'کلیاتِ چکبستؔ' کے نام سے ان کی نظموں کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲؍فروری ۱۹۲۶ء کو بریلی اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں ان کا انتقال ہوا۔

موت نے رات کے پردے میں کِیا کیسا وار ۔۔۔ روشنی صبحِ وطن کی ہے کہ ماتم کا غبار
معرکہ سرد ہے ، سویا ہے وطن کا سردار ۔۔۔ طنطنہ شیر کا باقی نہیں ، سُونی ہے کچھار
بے کسی چھائی ہے ، تقدیر پھری جاتی ہے
قوم کے ہاتھ سے تلوار گری جاتی ہے

اُٹھ گیا دولتِ ناموسِ وطن کا وارث ۔۔۔ قومِ مرحوم کے اعزازِ کہن کا وارث
جاں نثارِ ازلی شیرِ دکن کا وارث ۔۔۔ پیشواؤں کے گرجتے ہوئے رَن کا وارث
تھی سمائی ہوئی پونا کی بہار آنکھوں میں
آخری دور کا باقی تھا خمار آنکھوں میں

موت مہراشٹ کی تھی یا ترے مرنے کی خبر ۔۔۔ مردنی چھا گئی ، انسان تو کیا پتھر پر
پتیاں جھک گئیں ، مرجھا گئے صحرا کے شجر ۔۔۔ رہ گئے جوش میں بہتے ہوئے دریا تھم کر
سرد و شاداب ہَوا رُک گئی کہساروں کی
روشنی گھٹ گئی دو چار گھڑی تاروں کی

تھا نگہبانِ وطن دبدبۂ عام ترا ۔۔۔ نہ ڈِگیں پاؤں ، یہ تھا قوم کو پیغام ترا
دل رقیبوں کے لرزتے تھے ، یہ تھا کام ترا ۔۔۔ نیند سے چونک پڑے ، سن جو لیا نام ترا

یاد کرکے تجھے مظلومِ وطن روئیں گے
بندۂ رسمِ جفا چین سے اب سوئیں گے

اوجِ ہمت پہ رہا تیری وفا کا خورشید   موت کے خوف پہ غالب رہی خدمت کی اُمید
بن گیا قید کا فرمان بھی راحت کی نوید   ہوئے تاریکیِ زنداں میں ترے بال سپید

پھر رہا ہے مری نظروں میں سراپا ترا
آہ وہ قیدِ ستم اور بڑھاپا ترا

معجزہ اشکِ محبت کا دِکھایا تو نے   ایک قطرے سے یہ طوفان اُٹھایا تو نے
ملک کو ہستیِ بیدار بنایا تو نے   جذبۂ قوم کے جادو کو جگایا تو نے

اِک تڑپ آ گئی سوتے ہوئے ارمانوں میں
بجلیاں کوند گئیں قوم کے ویرانوں میں

خلاصہ : اس مرثیے میں چکبستؔ نے مہاراشٹر کے ایک عظیم مصلح اور وطن کی آزادی کے متوالے بال گنگادھر تلک کی موت پر اپنے تاثرات کا بڑے عمدہ انداز میں اظہار کیا ہے۔ چکبستؔ لکھتے ہیں کہ تلک نے ساری زندگی سماجی برائیوں اور آپسی اختلافات کو دور کرنے، عوام کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں گزاری۔ رات کے پردے میں موت نے جو وار کیا وہ صبح کی روشنی کو داغدار کر گیا۔ لوگ یہ محسوس کرنے لگے کہ اب شیر (تلک) کی جگہ لینے والا کوئی نہیں رہا۔ ہر طرف ویرانی اور مایوسی کا عالم ہے۔ ان کی موت کی وجہ سے قوم کے ہاتھ سے گویا تلوار گر گئی ہے۔ تلک ملک و قوم اور عہد ماضی کی شان و شوکت کے وارث ہی نہ تھے بلکہ وہ ہر اُس شخص کے وارث اور امین تھے جس نے انگریزوں سے جنگ کی اور آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا۔ تلک، ٹیپو سلطان کی شجاعت اور بہادری سے بہت متاثر تھے اسی لیے چکبستؔ نے انھیں 'جاں نثارِ ازلی شیر دکن کا وارث' کہا ہے۔ انگریزوں کے ظلم و ستم سے مراٹھا پیشوا بھی ناراض تھے اس لیے شاعر نے تلک کو پیشواؤں کا بھی وارث کہا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ تلک کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ اس کے باوجود انگریزوں نے انھیں قید کر دیا تھا۔ ان کے انتقال کی خبر سے سارے مہاراشٹر میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ انھیں ہمیشہ پُرنم آنکھوں سے یاد کریں گے۔

معانی و اشارات

معرکہ	جنگ
طنطنہ	رعب، شان و شوکت
کچھار	شیر کا غار
دولتِ ناموسِ وطن	وطن کی عزت کی دولت
قومِ مرحوم	مردہ قوم (انگریزوں کی غلامی میں ہونے کی وجہ سے شاعر نے قوم کو مردہ قرار دیا ہے)
اعزازِ کہن	پرانی عظمت
جاں نثارِ ازلی شیر دکن	ہمیشہ اپنے وطن پر جان نثار کرنے کے لیے تیار رہنے والا مراد ٹیپو سلطان

رَن	جنگ
مہاراشٹ	مہاراشٹر
دبدبہ	رعب
خمار	نشہ
ڈِگنا	جگہ سے ہٹنا
بندۂ رسمِ جفا	ظلم کرنے والے مراد انگریز
اوجِ ہمت	ہمت کی بلندی
نوید	خوش خبری
رقیب	دشمن

6SS9MJ

مشق

* صنفِ 'مرثیہ' کے حوالے سے خاکے کو مکمل کیجیے۔

غالبؔ	حالیؔ	اقبالؔ	چکبستؔ
....	....	....	....

* مرثیہ کی تعریف لکھیے۔
* ذیل کے بیان سے متعلق موزوں شعر لکھیے۔

۱۔ تلک کی موت کی وجہ سے ہر طرف سکوت طاری ہے۔ آزادی کا جوش و جذبہ سرد ہو چکا ہے۔

۲۔ وطن کی حفاظت کے لیے تمھارا دبدبہ مشہور تھا۔ آزادی کے لیے قدم نہ لڑکھڑائیں یہ پیغام تھا۔

۳۔ اب تمھیں یاد کر کے اہلِ وطن روئیں گے اور دشمن سکون کی نیند سوئیں گے۔

* الفاظ اور ان کے معنی کی مناسب جوڑیاں لگائیے۔

	الفاظ	معنی
۱۔	طنطنہ	پہاڑ
۲۔	ناموس	محافظ
۳۔	کہسار	عزّت
۴۔	نگہباں	دبدبہ

* دیے ہوئے الفاظ کی ضد مرثیے سے تلاش کر کے لکھیے۔

زیست، تیرگی، تازگی، ابدی، رفیق، ظالم

* خبر، شجر کے ہم صوت دو لفظ لکھیے۔
* اس شعر کی تشریح کیجیے۔

اِک تڑپ آ گئی سوتے ہوئے ارمانوں میں
بجلیاں کوند گئیں قوم کے ویرانوں میں

* درج ذیل شعر کی صنعت لکھیے۔

پتیاں جھک گئیں ، مرجھا گئے صحرا کے شجر
رہ گئے جوش میں بہتے ہوئے دریا تھم کر

* لفظ 'مظلوم' سے اسمِ فاعل اور فعل بنائیے۔

* انٹرنیٹ کے ذریعے بال گنگادھر تلک کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔
* شیرِ دکن ٹیپو سلطان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

ٹیپو سلطان

ٹیپو سلطان میسور کی سلطنتِ خداداد کے بانی حیدر علی کے بیٹے تھے۔ ۱۷۵۰ء میں وہ حیدر علی کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام فتح علی تھا۔ ایک فقیر 'ٹیپو مستان شاہ' کے نام پر ان کا نام ٹیپو سلطان رکھا گیا۔ انھیں کئی علوم و فنون سکھائے گئے جن میں فنِ سپاہ گری پر خاص توجہ دی گئی۔ وہ ۱۷۷۲ء میں اپنے باپ کے جانشین ہوئے اور ارکاٹ کی جنگ میں صلح ہو جانے کے بعد ۱۷۸۳ء میں انھوں نے اپنی حکمرانی کا اعلان کیا جس کی وجہ سے ہمسایہ حکومتیں ان کی دشمن ہو گئیں۔ انگریزوں نے ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو یرغمال بنا کر ٹیپو سے کورگ کا علاقہ چھین لیا تھا۔ جس کی وجہ سے ٹیپو سلطان انگریزوں کے دشمن ہو گئے۔ انگریزوں نے نہایت مکر و فریب سے ٹیپو سلطان کے بہت سے امرا اور وزرا کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ دشمنوں سے بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے وہ ۴؍مئی ۱۷۹۹ء کو شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے ساتھ ہی میسور کی سلطنتِ خداداد ختم ہو گئی۔ ٹیپو سلطان نے اپنی سلطنت میں مذہبی رواداری اور باہمی بھائی چارگی کو فروغ دیا تھا۔ برادرانِ وطن کے لیے ان کے ذریعے بنایا ہوا مندر آج بھی ان کی مذہبی رواداری کا گواہ ہے۔

* ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

سلطنتِ خداداد کے دشمن

....	انگریز	....